خلافت لائبریری۔ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 239 | اتوار 6 جمادی الثانی ۔ 1417ھ 20 اخاء 1375ھش 20 اکتوبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے

درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفّٰی قطرہ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسر نہ ہو گی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے (-) جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا بھی کرے گا اور تدبیر سے بھی اس طرح کام لے گا کہ جو مجلس اور صحبت اور تعلقات اس کو حارج ہیں ان سب کو ترک کردے گا اور رسم' عادت اور بناوٹ سے الگ ہو کر دعا میں مصروف ہو گا تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل میں توکل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے۔ (-) جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے بشرطیکہ سچے دل سے توکل کے اصلی مفہوم کو سمجھ کر صدق دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا اور مستقل مزاج ہو۔ مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جاوے۔ دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے اور اس کے کام بھی ایسے ہی ہیں۔ پس انسان کو لازم ہے کہ اس کا غم نہ کرے اور آخرت کا فکر زیادہ رکھے۔ اگر دین کے غم انسان پر غالب آجاویں تو دنیا کے کاروبار کا خود خدا متکفل ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 543)

انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ درست رکھے۔ خدا کو راضی کرے۔ پھر کسی سے نہ خوف کھائے اور نہ کسی کی پروا کرے۔ ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی مورد عذاب ہو جاوے مگر یہ سب کچھ بھی تائید غیبی اور توفیق الٰہی کے سوا نہیں ہو سکتا۔ صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شامل حال نہ ہو۔ (-) انسان ناتواں ہے۔ غلطیوں سے پر ہے۔ مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے اور تائیدات غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنا دے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 543)

تمام ترقیات کا دارومدار قوتِ اجتماعی اور اس سے فائدہ اٹھانے پر ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بعض کاموں کے لئے بعض اوقات ہوتے ہیں اس وقت ان کا کرنا جن اثرات کو پیدا کرتا ہے دوسرے وقت نہیں پیدا کر سکتا۔ اس واسطے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اسی وقت وہ بات بیان کردوں دنیا میں تمام ترقیات خواہ وہ مذہبی ہوں' اخلاقی ہوں' روحانی ہوں' علمی ہوں' دنیاوی ہوں' جسمانی ہوں' بدنی یا مالی ہوں' حکومت اور سیاست کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہوں۔ دو باتوں کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہو سکتیں۔ ایک بات تو قوت اجتماعی کا پیدا کرنا دوسری بات اس طاقت سے فائدہ اٹھانا۔ یہ دو چیزیں جب تک نہ ہوں کوئی مہتمم بالشان امر پیدا نہیں ہوتا۔ ہر کامیابی ہر ایک ترقی کے حصول سے پہلے ایک قوت اجتماعی کا پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یعنی وہ مادہ پیدا کرنا جس کے واسطے سے وہ مل کر کام کر سکیں یہ آسان بات نہیں کہ زبان سے کہہ دینا چلو مل کر کام کریں۔ اس کے لئے کچھ قواعد ہوتے ہیں جب تک قواعد کی پابندی نہیں کچھ بھی نہیں۔ اسی کی طرف حضرت صاحب نے الوصیت میں اشارہ فرمایا کہ مل کر کام کرو۔ یعنی قوت اجتماعی پیدا کرو۔ پھر اس سے کام لو۔

قوت اجتماعی سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ جب تک قوت اجتماعی پیدا نہ ہو۔ انسان کو دوسرے حیوانات پر فضیلت ہے ہی اس وجہ سے کہ اس کو یہ ملکہ حاصل ہے۔ کہ یہ اجتماعی طاقت کو ترقی دیتے دیتے انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ بعض جانوروں میں بھی ملکہ ہوتا ہے مثلاً چیونٹیاں' جس طرح

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود کارساز جاننا ایک ناقابل عفو گناہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یکم نومبر سے خطبہ کا وقت

6 بجے شام

○ لندن میں اوقات کی تبدیلی کے باعث یکم نومبر کے بعد سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ شام 5 بجے کی بجائے شام 6 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ اسی طرح حضرت صاحب کا روزانہ پروگرام ملاقات جو شام چھ بجے ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ اب 7 بجے نشر ہوا کرے گا۔ جملہ احباب نوٹ فرما لیں۔

ضروری اعلان برائے سالانہ اجتماع انصار اللہ

○ مجلس انصار اللہ پاکستان کے سالانہ اجتماع مجوزہ مورخہ 25-26-27 اکتوبر 1996ء کے لئے ابھی تک انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہیں ملی۔ اس لئے جملہ اراکین مجلس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان تاریخوں میں یہ اجتماع نہیں ہو گا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس انصار اللہ میں یہ اطلاع پہنچا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

سانحہ ارتحال

○ عزیزم مکرم مبشر احمد ضیاء ابن مکرم رفیع احمد بشارت (وفات یافتہ) 14/16 دار العلوم جنوبی ربوہ مورخہ 17۔ اکتوبر 1996ء کو بعد مغرب اقصیٰ روڈ پر سائیکل پر جاتے ہوئے ایک حادثہ میں بعمر 18 سال وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ بیت الاقصیٰ میں بعد جمعہ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھایا اور قبرستان عام نمبر1 میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری علیم الدین صاحب امیر ضلع اسلام آباد نے دعا کروائی احباب سے عزیز کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم حمید احمد صاحب سیٹھی نوکوٹ ضلع میر پور آج کل کراچی ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ ان کے گردے کام نہیں کر رہے شوگر بھی کنٹرول میں نہیں ہے۔ تشویشناک طور پر بیمار ہیں احباب سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

20- اخاء 1375 ہش — 20 - اکتوبر 1996ء

خدا تعالیٰ کی ستّاری

اگر ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دے تو ہم گمراہ ہیں۔ یا ہمیں یہ معلوم ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ہمیں نور نہ بخشے تو ہم اندھے ہیں۔ یا ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ہمیں روحانی زندگی کا شربت نہ پلائے تو ہم مردہ ہیں۔ ان سب باتوں کا جاننا اور احساس کر لینا کوئی آسان بات نہیں۔ اور یہ اس لئے کہ ہم سب یا کم از کم ہم میں سے اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری زندگی ٹھیک ٹھاک گزر رہی ہے۔ اور از خود ہی گزر رہی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ ہمارے دل میں ہے، جو کچھ ہمارے اندرونے میں ہے، وہ لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ لوگ اکثر لوگوں کو اچھا تو سمجھتے ہیں لیکن یہ محض اس لئے انہیں اچھا سمجھتے ہیں کہ جس بات کا وہ اظہار کرتے ہیں وہ اچھی ہوتی ہے۔ حالانکہ جن باتوں کا وہ اظہار نہیں کرتے اگر ان کا لوگوں کو پتہ چل جائے تو آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں۔ دلوں میں انقباض پیدا ہو جائے۔ ایک دوسرے سے ملنے کو بھی جی نہ چاہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ستاری ہی ہے کہ وہ ہماری ایسی باتوں کو ڈھانپے رکھتا ہے۔ اور اگر کسی سے کبھی کوئی ایسی بات ظاہر ہو جائے تو یقیناً اس کی مضرت رسانی کو روکا نہیں جا سکتا۔ اگر ہم یہ بات جان لیں اور فی الواقعہ محسوس کرنے لگیں کہ خدا تعالیٰ کی ستاری ہی سے ہم بچے ہوئے ہیں تو ہم یقیناً یہ بات بھی سمجھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے تو ہم گمراہی سے بچتے ہیں۔ وہی نور بخشتا ہے تو ہمارا اندھاپن دور ہوتا ہے۔ وہی روحانی زندگی کا شربت پلاتا ہے تو ہم مردوں سے زندوں میں آجاتے ہیں۔

پس ہماری نظر خدا تعالیٰ کی ستاری کی طرف رہنی چاہئے اور ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارے دل کے اندر کچھ بھی ہو باتیں ہم اچھی اچھی ہی کریں۔ اپنے آپ کو مجبور بھی کرنا پڑے تو مجبور کر کے لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ ہمارے معاملات بھی ٹھیک ٹھاک ہوں۔ ہمارے تعلقات بھی ٹھیک ٹھاک ہوں اور ہماری وہ گندگیاں جو ہمارے اندر پوشیدہ ہیں اور جن کی خدا تعالیٰ نے ستاری کی ہوئی ہے وہ لوگوں کے سامنے نہ آئیں۔ یہی بات معاشرے میں انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب کر سکتی ہے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کے جذبے کا اظہار کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے۔ اور آپس کے معاملات کو بہتر بنا کر زندگی کی مشکلات سے چھٹکارا دلا سکتی ہے۔

لیکن اس کے لئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف اس طرح توجہ کرنی چاہئے کہ ہم اس سے دعا کرتے رہیں کہ اے خدا ہماری ناپسندیدہ باتوں کو تو ڈھانپ کے رکھ۔ ہمیں صرف وہی باتیں کرنے کی توفیق دے اور وہی کام ہم سے سرزد ہوں جو معاشرے کے لئے بہتر ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ بھی پسند کرتا ہے۔ اور انسان بھی پسند کرتے ہیں۔ اور دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور ہمیں خدا تعالیٰ کا چہرہ دکھاتے ہوئے خدا تعالیٰ کو ہمارے قریب لاتی ہے۔

پس یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عیوب پر کسی کو اطلاع نہ دے۔ اور ایسا کرتے ہوئے ہمیں نیکیوں کی طرف اپنے میلان کو بڑھانا چاہئے۔ کیونکہ جب نیکیوں کی طرف میلان بڑھایا جاتا ہے تو نیکیاں بڑھنے لگتی ہیں اور عیوب کم ہونے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔

خلوصِ دل سے چلو گے خدا کی رہ پہ اگر
ہر اِک قدم پہ بنے گا خدا تمہاری سپر
سفر کٹھن ہے کہیں ڈگمگا نہ جائے قدم
نہ دائیں دیکھو نہ بائیں نہ لو کسی کا اثر

ابوالاقبال

○

جو ملتا ہے دُنیا کی نعمت سے تم کو تمہارا یہ سارے کا سارا نہیں ہے
کہ اس میں ہے ان بھائیوں کا بھی حصہ کمائی کا خود جن کو یارا نہیں ہے

تمہارا جو ہمسایہ سوتا ہے بھوکا، نہیں بانٹ کر تم نے دی جس کو روٹی
سمجھ لو کہ ڈاکو ہو سب سے بڑے تم کہ مارا ہے حق جو تمہارا نہیں ہے

گنواتے ہو عشرت میں گر ایک پیسہ تھی حاجت تمہارے قریبی کی جس کو
تو کیا تم سمجھتے ہو اپنے قریبی کو خود ہاتھ سے تم نے مارا نہیں ہے

مسافر ہو نادار ہو یا اپاہج ملال اپنے دل میں وہ لائیں نہ کوئی
یتیم اور بیوہ نہ سمجھیں کہ دنیا میں اب کوئی اپنا سہارا نہیں ہے

ہوں جس ملک میں ایسے انسان تنویرؔ اس ملک میں سلطنت ہے خدا کی
کہ جو کچھ ہے دنیا میں سب ہے خدا کا تمہارا نہیں ہے ہمارا نہیں ہے

الفضل لاہور 27-جولائی 1951ء — روشن دین تنویرؔ

دعا

تو ہے رحیم و رحماں
ہر دم ہے تیرا احساں
مجھ پہ ترا کرم ہو
میں جاؤں تیرے قرباں
میں ہوں گناہ سے بے راہ
ہے ذات تیری سبحاں
بخشش ہو تیری بخشش
اے میرے پیارے غفراں
اک سوز اک تپش ہے
مجھ کو ہو تیرا عرفاں
یہ کیا کہ لَنْ ترانی
چہرہ دکھا، ہے احساں
اے مالک سمٰوٰت
اک شان تیری ذی شاں

امین اللہ خان سالک

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدائے تعالیٰ نے اپنے عجیب عالم کو تین حصوں پر تقسیم کر رکھا ہے۔

(1) عالم ظاہر جو آنکھوں اور کانوں اور دیگر حواس ظاہری کے ذریعہ اور آلات خارجی کے توسل سے محسوس ہو سکتا ہے۔

(2) عالم باطن۔ جو عقل اور قیاس کے ذریعے سے سمجھ میں آسکتا ہے۔

(3) عالم باطن درباطن' جو ایسا نازک اور لایدرک وفوق الخیالات عالم ہے جو تھوڑے ہیں جو اس سے خبر رکھتے ہیں۔ وہ عالم غیب محض ہے جس تک پہنچنے کے لئے عقلوں کو طاقت نہیں دی گئی۔ مگر ظن محض اور اس عالم پر کشف اور وحی اور الہام کے ذریعے سے اطلاع ملتی ہے۔ نہ اور کسی ذریعے سے۔ اور جیسی عادت اللہ بدیہی طور پر ثابت اور متحقق ہے کہ اس نے ان دو پہلے عالموں کے دریافت کرنے کے لئے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے انسان کو طرح طرح کے حواس اور قوتیں عنایت کی ہیں۔ اسی طرح اس تیسرے عالم کے دریافت کرنے کے لئے بھی اس فیاض مطلق نے انسان کے لئے ایک ذریعہ رکھا ہے اور وہ ذریعہ وحی اور الہام اور کشف ہے جو کسی زمانہ میں بکلی بند اور موقوف نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اس کے شرائط بجالانے والے ہمیشہ اس کو پاتے رہے ہیں اور ہمیشہ پاتے رہیں گے چونکہ انسان ترقیات غیر محدود کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ بھی عیب بخل اور امساک سے بکلی پاک ہے پس اس قوی دلیل سے ایسا خیال بڑا ناپاک خیال ہے جو یہ سمجھا جائے جو خدا تعالیٰ نے انسان کے دل میں تینوں عالموں کے اسرار معلوم کرنے کا شوق ڈال کر پھر تیسرے عالم کے وسائل وصول سے بکلی اس کو محروم رکھا ہے۔ پس یہ وہ دلیل ہے جس سے دانش مند لوگ دائمی طور پر الہام اور کشف کی ضرورت کو یقین کر لیتے ہیں.... عقل مند لوگ خدائے تعالیٰ کے فیاض مطلق ہونے پر ایمان لا کر الہامی دروازوں کو ہمیشہ کھلا سمجھتے ہیں اور کسی ولایت اور ملک سے اسے مخصوص نہیں رکھتے۔ ہاں اس صراط مستقیم سے مخصوص رکھتے ہیں جس پر ٹھیک ٹھیک چلنے سے یہ برکات حاصل ہوتے ہیں کیونکہ ہر یک چیز کے حصول کے لئے یہ لازم پڑا ہوا ہے کہ انہیں قواعد اور طریق پر عمل کیا جائے جن کی پابندی سے وہ چیز مل سکتی ہے غرض عقل مند لوگ عالم کشف کے عجائبات سے انکار نہیں کرتے بلکہ انہیں ماننا پڑتا ہے کہ جس جواد مطلق نے عالم اول کے ادنیٰ ادنیٰ امور کے دریافت کرنے کے لئے انسان کو حواس اور طاقتیں عنایت کی ہیں وہ تیسرے عالم کے معظم اور عالی شان امور کے دریافت سے جس سے حقیقی اور کامل تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا ہوتا ہے اور سچی اور یقینی معرفت حاصل ہو کر اسی دنیا میں انوار نجات نمایاں ہو جاتے ہیں۔ کیوں انسان کو محروم رکھتا (-) بے شک یہ طریق بھی دوسرے دونوں طریقوں کی طرح کھلا ہوا ہے اور صادق لوگ بڑے زور سے اس پر قدم مارتے ہیں۔ اور اس کو پاتے ہیں اور اس کے ثمرات حاصل کرتے ہیں۔ عجائبات اس عالم ثالث کے بے انتہا ہیں اور اس کے مقابل پر دوسرے عالم ایسے ہیں جیسے آفتاب کے مقابلہ پر ایک دانہ خشخاش (-) اس بات پر زور لگانا کہ اس عالم کے اسرار عقلی طاقت سے بکلی منکشف ہو جائیں۔ یہ ایسا ہی جیسے ایک انسان آنکھوں کو بند کر کے مثلاً اس بات پر زور لگائے کہ وہ قابل رویت چیزوں کو قوت شامہ کے ذریعہ سے دیکھ لے۔ بلکہ عجائبات عالم باطن در باطن سے عقل ایسی حیران ہے کہ کچھ دم نہیں مار سکتی کہ یہ کیا بھید ہے۔ روحوں کی پیدائش پر انسان کیوں تعجب کرے اسی دنیا میں صاحب کشف پر ایسے ایسے اسرار ظاہر ہوتے ہیں کہ ان کی کنہ کو سمجھنے میں بکلی عقل عاجز رہ جاتی ہے۔ بعض اوقات صاحب کشف صدہا کوسوں کے فاصلے سے باوجود حائل ہونے بے شمار حجابوں کے ایک چیز کو صاف صاف دیکھ لیتا ہے بلکہ بعض اوقات عین بیداری میں باذنہ تعالیٰ اس کی آواز بھی سن لیتا ہے۔ اور اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض اوقات وہ شخص بھی اس کی آواز سن لیتا ہے جس کی صورت اس پر منکشف ہوتی ہے بعض اوقات صاحب کشف اپنے عالم کشف میں جو بیداری سے نہایت مشابہہ ہے ارواح گزشتہ سے ملاقات کرتا ہے اور عام طور پر ملاقات ہر یک نیک بخت روح یا بد بخت روح کے کشف قبور کے طور پر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ خود اس میں مولف رسالہ ہذا صاحب تجربہ ہے۔

الفضل لاہور 3-جنوری 1951ء

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

پانچواں علم اخبار نویسی کا علم ہے لوگ انگریزی میں اس کو جرنلزم اور عربی میں صحافت کہتے ہیں یہ علم بھی بڑا وسیع علم ہے ہمارے ملک میں تو نہیں (یہاں ہندوستان۔ ناقل) مگر یورپ اور امریکہ میں اس کے بڑے بڑے مدرسے ہیں جن میں اخبار نویسی کا فن سکھایا جاتا ہے اس فن کی بہت سی شاخیں ہیں کس طرح اخبار کا لیڈر لکھا جائے خبروں کو کس طرح چنا جائے اور کس طرح پر ان کی ترتیب ہو عنوان کیسے قائم کئے جائیں۔ اخبار پڑھنے والے پر اس کا فوری اثر ہو اور وہ اس کے مضمون کو عنوان سے ہی سمجھ لے کس طرح پر ایک مضمون یا واقعہ کو لکھا جائے کہ وہ اپنے مفید مطلب ہو سکے مثلاً زید اور بکر لڑتے ہیں زید کا دوست ایسے طور پر بیان کرتا ہے کہ زید مظلوم ہے اور بکر کے دوست ایسے طور پر کہ بکر کو مظلوم سمجھا جائے

غرض یہ بڑا علم ہے اور اس کی مختلف شاخیں ہوتی ہیں جن میں سے بڑی یہ ہیں کہ کس طرح پر اخبار مفید اور دلچسپ ہو سکے اور پبلک کی رائے کا وہ آئینہ ہو جائے اور وہ اپنا اثر ڈال سکے پھر اخبارات کی حد بندی ہوتی ہے مثلاً بعض مذہبی اخبار ہوتے ہیں بعض تجارتی بعض کسی خاص جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور سیاسی اغراض میں بھی ان کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں

صفیہ اشرف۔ سرگودھا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ذات میں جو ممتاز خصوصیات تھیں ان کی خبر ان کی ولادت سے قبل حضرت بانی سلسلہ نے دے دی تھی اور یہ خدائی خبر بڑی شان سے پوری ہوئی۔

آپ نہ صرف صاحب ایمان تھے بلکہ مرد آہن عزم و ہمت کا پہاڑ' سخت ذہین و فہیم اور زکی تھے۔ ظاہری و باطنی حسن و جمال سے مزین کہ دیکھنے اور ملنے والا نظر بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا اور نظریں جھکانے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ میں آج آپ کی زندگی کے دو پہلوؤں پر کچھ لکھنے کی کوشش کر رہی ہوں جن کا واسطہ ہماری عملی زندگیوں میں پڑا۔ آپ کی ذہانت و فطانت اور اعلیٰ دماغی کی مثالیں بے شمار ہیں۔ میرے خیال میں لاتعداد ایسے لوگ موجود ہوں گے جو اپنی زندگیوں کے واقعات سے اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ قادیان میں اور پھر ابتدائی سالوں میں ربوہ میں آپ کی تقریریں اس بات کا ثبوت تھیں۔ اتنی دلچسپ مسحور کر دینے والی کہ انسان سنتا رہے اور اکتائے نہ۔

بجٹ تقریروں میں جب حساب کتاب کرتے تو اتنی تیزی سے کہ کیلکولیٹر سے بھی اتنی جلدی حساب ناممکن ہے۔ کمپیوٹر ان دنوں ایجاد نہیں ہوئے تھے لیکن آپ کا دماغ کمپیوٹر کی طرح کام کرتا تھا۔

قادیان میں جب بجلی آئی تو ان دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ہمارے گھر ایک دعوت کے موقع پر حضرت سیدہ ام طاہر احمد کے ساتھ تشریف لائے۔ آپ نے ہمارے صحن میں کھڑے ہو کر کمروں کی گنتی کرنے کے بعد تیرہ کمروں اور ایک برآمدے میں بجلی کی وائرنگ وغیرہ اور بلبوں کا اندازہ لگایا اور فرمایا اتنا خرچ آئے گا۔ آپ فوراً بجلی لگوالیں کیونکہ بجلی کا کھمبا آپ کے گھر کے نزدیک ہے۔ اس کے بعد جب بجلی لگ گئی اور اس کا حساب کتاب ملا تو بالکل وہی تھا جو کچھ عرصہ قبل آپ نے بتایا تھا۔ حضرت سیدہ ام طاہر احمد کے میری والدہ کے ساتھ حقیقی بہنوں کے سے تعلقات تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ میری والدہ کو بتایا کہ میرے اور حضرت صاحب کے درمیان ایک دن بحث ہو گئی جب میں نے یہ کہا کہ بھائی جی (والد صاحب) کا چھوٹا بیٹا (ودود احمد) زیادہ خوبصورت ہے حضرت صاحب نے فرمایا نہیں مسعود احمد زیادہ خوبصورت ہے تم نے اس کی آنکھیں غور سے نہیں دیکھیں ان میں خوبصورتی کے ساتھ ساتھ ذہانت کی چمک اور کشش ہے حضرت صاحب کی کہی ہوئی بات اس طرح پوری کہ جب کچھ عرصہ بعد ہی میرے بھائی میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے تھے تو ان کے آنکھوں کے پروفیسر نے اپنے لیکچر کے دوران آنکھوں کی اقسام کا ذکر کیا اور کہا کہ کچھ آنکھیں ایسی ہوتی ہیں جن میں ظاہری خوبصورتی ہوتی ہے کسی میں چمک ہوتی ہے اور کسی میں کشش ہوتی ہے لیکن اگر کسی کی آنکھوں میں تینوں خوبیاں ہوں تو کیا کہنے۔ پھر اس نے میرے بھائی کو کھڑا ہونے کے لئے کہا اور دوسرے طلبہ سے مخاطب ہو کر کہا اس لڑکے کی آنکھوں میں یہ تینوں خوبیاں ہیں۔ بھائی بتاتے تھے کہ کلاس میں چونکہ لڑکیاں بھی تھیں اور انہوں نے مڑ کر دیکھنا شروع کیا تو میری آنکھیں شرم سے جھک گئیں۔ پروفیسر صاحب نے کہا میں تو تمہاری آنکھیں مثال کے طور پر دکھانا چاہتا تھا اور تم نظریں جھکا گئے ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو میرے بھائی کی تلاوت بہت پسند تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس کی طرز تلاوت مجھ سے ملتی ہے۔ آپ ہمیشہ فرماتے اللہ تعالیٰ اسے دینی و دنیاوی نعماء سے مالا مال کرے گا چنانچہ آپ کی یہ بات جو ایک خدائی خبر کا رنگ رکھتی تھی حرف بحرف پوری ہوئی۔ میرے بھائی جب تقسیم ملک سے پہلے حضرت صاحب کے حکم سے بہار گئے اور تقسیم ملک کے بعد فرقان فورس میں شامل ہوئے تو ہر دو کے دوران میری والدہ گھبرا کر حضرت امام جماعت الثانی کو دعا کے لئے کہتیں تو ہر دفعہ یہ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے گا اور پھر ہوا یہ کہ سخت خطرناک حالات میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی اور بخیریت واپس آئے۔ آپ فرماتے تھے جس طرح مسعود آپ کو پیارا ہے مجھے بھی ہے۔

قادیان میں میں اور میری بڑی بہن کلام الٰہی شروع کروانے کے لئے حضرت صاحب کے پاس گئیں اس دن حضرت سیدہ ام طاہر احمد کی باری تھی اور اس وقت حضرت صاحب اپنے دفتر میں تھے۔ کلام الٰہی شروع کروانے کے بعد آپ نے میرے متعلق فرمایا کہ یہ اچھی تعلیم حاصل کرے گی۔ آپ کے ان الفاظ کی تصدیق میری ڈگریاں کرتی ہیں۔ حالانکہ میں اس قابل کہاں تھی۔ میری بہنیں مجھ سے زیادہ ذہین اور لائق تھیں۔ البتہ حالات میں فرق ہو گئے کیونکہ ایک خدائی خبر پوری ہونی تھی۔

واقعات تو اور بھی بے شمار ہیں جن سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کے پورا ہونے کے ثبوت ملتے ہیں۔ لیکن اس وقت میں اس حصہ کی طرف آتی ہوں کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا" اگرچہ آپ کئی قسم کے اسیروں کی رستگاری کا موجب بنے۔ یعنی آپ خواہشات کے اسیروں کی رستگاری کا موجب بنے وغیرہ وغیرہ لیکن ہماری عملی زندگی پر اس کا جو اثر پڑا تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کرے گی۔ تقسیم ملک کے وقت قادیان پر حملہ ہونے کے بعد ہم ہزاروں مرد عورتیں اور بچے دو جگہوں پر قید ہو کر رہ گئے تھے۔ بورڈنگ ہاؤس میں جو گندم پڑی تھی وہ ابال کر سب کو دی جاتی کھانے پینے کی چیزوں کی کمی تھی اس لئے سب بڑوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ قافلوں کی صورت میں وہاں سے نکلا جائے لیکن قافلوں کا بحفاظت منزل مقصود تک پہنچنا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

محترمہ زیب النساء صاحبہ

میری ہمشیرہ مکرمہ زینب النساء صاحبہ کا جنازہ احباب اپنی اپنی جگہ پڑھ کر ممنون فرمائیں۔

موصوفہ ہم بہن بھائیوں میں سے سب سے بڑی تھیں ان کی عمر 67 سال کے قریب تھی۔ عبادت تقویٰ اور نیک شعاری کی وجہ سے مستورات میں بزرگ صاحبہ کے نام سے موسوم تھیں۔ حضرت بانی سلسلہ کے خاندان سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ اور انہیں کے ہاں اکثر ان کی بودوباش تھی۔ خصوصاً بیگم صاحبہ نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب تو انہیں اپنے ہاں ٹھہرنے کے لئے مجبور کرتے۔ اور ان کی جدائی کو پسند نہ فرماتے اور وہ ان کے ہاں خوش رہتیں۔

گزشتہ ماہ مجھے جب لاہور جانے کا اتفاق ہوا اور ان سے رتن باغ میں ملا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ وہ کلر سیداں جانا چاہتی ہیں۔ جہاں تقسیم ملک کے بعد ان کے اکلوتے بیٹے سید محمد عبداللہ شاہ صاحب مقیم ہیں۔ وہ بیمار تھے اور وہ چاہتی تھیں کہ وہ ان سے مل آویں۔ میں نے کہا اب انہیں آرام ہے۔ آپ جلدی نہ کریں۔ میں نے ایک ماہ کی رخصت لی ہوئی ہے۔ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ آپ نے میری یہ تجویز مان لی۔ مگر جب میں سیالکوٹ سے واپس آیا تو معلوم ہوا۔ کہ وہ اپنے ایک عزیز کی آمد کو غنیمت سمجھتے ہوئے کلر سیداں چلی گئیں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جو راولپنڈی جا رہے تھے۔ اس موقعہ کو بھی انہوں نے غنیمت سمجھا آخری اطلاع یہ تھی کہ وہ جلسہ میں اپنے لڑکے کے ہمراہ آرہی ہیں۔ لیکن 26 دسمبر کو مجھے خط ملا کہ وہ انفلوئنزا کی وجہ سے بیمار ہیں اور سفر کے ناقابل ہیں بعد میں تار سے اطلاع ملی کہ وہ فوت ہو گئی ہیں۔

وہ ایسی جگہ فوت ہوئی ہیں۔ جہاں احمدیوں کے صرف دو گھر ہیں۔ یہی مجھے بھی خدشہ تھا۔ اس لئے میں انہیں جانے سے روکتا تھا۔ احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس نیک عابدہ ہمشیرہ کا جنازہ پڑھ کر ممنون فرمائیں۔ وہ تمام جماعت کے لئے دعاگو رہتی تھیں۔ عبادات کی وہ اتنی پابند تھیں۔ کہ بڑھاپے کے باوجود کبھی روزے ترک نہیں کئے حالانکہ میں ہمیشہ ان کو مشورہ دیتا۔ کہ اس عمر اور کمزوری میں آپ کے لئے اجازت ہے کہ آپ روزے ترک کردیں۔ لیکن وہ فرماتیں کہ مجھے ترک کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ احمدی خواتین ان کے نیک اوصاف سے اچھی طرح واقف ہیں۔ ابھی بیماری کی اطلاع نہیں ملی تھی اس سے چند روز پیشتر عزیزہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے مجھے اپنا ایک خواب سنایا۔ کہ یہاں پھوپھی جان کا ایک نیا مکان بنا ہے۔ جو خوبصورت ہے۔ اس کے ایک کمرہ میں جو بہت سی سجا ہوا ہے۔ اس میں ایک تخت پوش پر وہ عبادت کرنے لگیں ہیں۔ ان کا لباس نہایت خوبصورت ہے۔ رستے میں ان کے دل میں خیال آیا کہ وہ پھوپھی صاحبہ کو پانچ روپے نذرانہ اور دعا کی درخواست کریں اس غرض کے لئے وہ دروازے سے جھانکیں تو وہ عبادت میں مشغول ہو گئیں۔ مجھ سے تعبیر پوچھی۔ میں نے ان سے کہا کہ ان کے بلند مقام پر دلالت کرتی ہے۔ اور آپ کی دعا قبول ہو گی۔ مجھے اس سے ان کی وفات کے متعلق خیال نہ آیا۔ وہ دنیا میں بھی عابدہ تھیں اور جب یہاں سے رخصت ہوئیں۔ تو عابدہ ہونے کی حالت میں اور وہاں بھی ان کو عبودیت کا مقام حاصل ہے۔ ان کی جدائی نے ام طاہر کی جدائی کا صدمہ پھر تازہ کردیا ہے۔ ایسا ہی اور بھی صدمے۔ ہم بھی اس راہ پر گامزن ہیں۔ اللہ کرے کہ.... خاتمہ بالخیر ہو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

وہ لوگ جو عبادت کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں ان کی عبادت نری ٹکریں ہوتی ہیں ایسے لوگ اگر ایک سجدہ خدا تعالیٰ کو کرتے ہیں تو دوسرا دنیا کو کرتے ہیں جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہیں کرتا تب تک مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا دیکھو دنیا میں بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف اور مصیبت میں اور ہر ایک خطرناک میدان میں ساتھ دیتا ہے تو وہ غلام غلام نہیں رہتا بلکہ دوست بن جاتا ہے یہی خدا تعالیٰ کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور اسکے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے

یاد رفتگاں

ریاض احمد ملک دوالمیال

حضرت حافظ شہباز خان صاحب

دوالمیال ضلع چکوال کی تحصیل چوآسیدن شاہ (سابق ضلع جہلم تحصیل پنڈدادنخان) نامی چھوٹے سے چھوٹا قصبہ کی شہرت دو پہلوؤں سے نمایاں۔ پہلی وجہ شہرت حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں اس قریہ سے رفقاء احمدیت کا ہونا۔ قادیان سے بہت دور کوہستان نمک کے اس گاؤں میں حضرت بانی سلسلہ کو ماننے والے پیدا ہوئے۔ جنہوں نے پیدل مسافت طے کرکے قادیان جاکر امام وقت کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں یہاں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور ان سنگلاخ پہاڑوں کے باسیوں نے حضرت بانی سلسلہ کے نور سے اپنے وجودوں کو منور کیا اور حضرت بانی سلسلہ کی آواز پر لبیک کہا۔ دوسری وجہ شہرت اس گاؤں کی یہ ہے کہ اس گاؤں کو بہادری کے صلہ میں پہلی جنگ عظیم میں ایک توپ انعام کے طور پر ملی جو اب بھی قریہ دوالمیال کے مغرب میں تالاب کے کنارے بڑی آب و تاب سے ہمارے اسلاف کی بہادری کا زندہ ثبوت ہے اس کو لاکر دوالمیال میں نصب کرنے والے مکرم کپتان ملک غلام محمد صاحب تھے جو ایک احمدی بزرگ تھے۔ اور خدا کے فضل سے وہ دوالمیال کے اس وقت سینئر ترین آفیسر تھے۔ اور حضرت بانی سلسلہ کے سچے دل سے شیدائی اور فدائی تھے۔ حضرت کپتان غلام محمد صاحب کو احمدیہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اجلاسات کی صدارت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ (مجلہ المحراب) مجلہ لجنہ اماء اللہ کراچی برموقعہ سوواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ عالمگیر 1891' 1991 پبلشر طارق محمود بدر کراچی صفحہ 227 پر آپ کا نام درج ہے۔

قریہ دوالمیال کے مکیں حضرت حافظ ملک شہباز خان صاحب ولد ملک اسلام صاحب کو دوالمیال میں سب سے پہلے احمدی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ متقی کثیر العلم زیادہ تر نرم اور حلیم اکمل الایمان۔ خشیت سے بھرپور۔ یقین اور ثبات والا ایک مبارک وجود تھے۔

حافظ صاحب کا سلسلہ درس تدریس کلام الٰہی اور دینی علوم احوال الآخرت دینیۃ الاسلام وغیرہ کتب مصنفہ مولوی محمد صاحب آف لکھو کے دوالمیال اتلی پانڈ (اوپر والا محلہ) میں جاری تھا۔ اور ہزارہا لوگ آپ کے درس کلام الٰہی و کتب دینیہ کے علوم سے فیض یاب ہوئے (تحریر کردہ نوٹس مکرم کپتان عبداللہ صاحب آف دوالمیال ساکن ربوہ مورخہ 5 اپریل 1963ء)

حافظ صاحب دوالمیال کی اتلی پانڈ (موجودہ محلہ جماعت احمدیہ' یا محلہ احمدیہ دارالذکر) نزدیک احمدیہ دارالذکر میں سکونت تھی۔ اور آپ کی بیٹھک سے لوگ علم و عرفان علوم دینیہ کی پرمعارف تعلیم سے بہرہ ور ہوتے تھے اور یہاں سے رشد و ہدایت کے چشمے رواں تھے آپ کی زہد و عبادت کی بھی یہی جگہ تھی آپ کے علم و عرفان کے خزانے لٹانے کی بھی یہی جگہ تھی۔

حضرت حافظ شہباز صاحب نے دعائیں کیں۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوئے اور آخر کار راتوں کی عرق ریزی نے رنگ دکھایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رویاء دکھائی جس نے حضرت شہباز صاحب کی کایا پلٹ دی۔ اس رویاء کے بارے میں مکرم کپتان عبداللہ صاحب آف دوالمیال ساکن ربوہ نے اپنے تحریر کردہ نوٹس مورخہ 15-اپریل 1963ء میں یوں تحریر فرمایا۔

"حضرت حافظ صاحب کو رویاء ہوا۔ جس میں آپ نے دیکھا کہ ایک بڑا چمکدار ستارہ مشرق سے نکلا اور جوں جوں وہ اونچا ہوتا گیا زمین اور آسمان دونوں اس سے روشن ہوتے گئے (یہ رویاء آپ نے دیکھنے کے بعد اپنے ہمعصروں اور بیٹھک میں علم و عرفان کے چشمے سمیٹنے والوں سے بھی اس کا ذکر فرمایا) اس کے بعد ایک شخص موضع پنڈدادنخان کا جوگی (جو اس زمانہ میں جوگی آنکھوں کے معالج پھرتے رہتے تھے) دوالمیال حضرت حافظ صاحب کے پاس آیا اور حضرت بانی سلسلہ کے دعاوی کے بارے میں بتایا۔ حضرت حافظ صاحب نے اس سے پوچھا کہ قادیان یہاں سے کس طرف ہے اس نے جواب دیا کہ قادیان یہاں سے مشرق کی طرف ہے۔ یہ سنتے ہی کہتے ہیں کہ حافظ صاحب احمدی ہو گئے۔

حضرت حافظ شہباز صاحب کو دوالمیال میں بلکہ علاقہ بھر میں پہلے احمدی ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ آپ نے احمدیت قبول کرلی۔ لیکن صحت سفر کی اجازت نہیں دیتی تھی اس لئے آپ خود جاکر حضرت بانی سلسلہ کی زیارت نہ کرسکے اور حضرت مولوی کرمداد صاحب پہلے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال اور دوسرے بہت سارے بزرگوں نے جاکر حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور زیارت سے فیض یاب ہوئے۔ لیکن حافظ صاحب اپنی مجبوری صحت کی بدولت خود بہ نفس نفیس قادیان حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکے لیکن مرتے دم تک آپ احمدیت کے پکے شیدائی رہے۔ آپ کے گھر میں آپ کے کمرے کے بڑے دروازے کے اوپر آج بھی لکڑی پر کندہ یہ خدائی خبر درج ہے۔ "چل رہی ہے نسیم رحمت کی" آپ کی ساری زندگی احمدیت کی خدمت کرتے ہوئے گزری۔ آپ مورخہ 2 مئی 1926ء کو دارفانی سے دار جاودانی کو عازم سفر ہوئے۔ اور دوالمیال میں اپنے آبائی گاؤں میں دفن ہوئے۔

حضرت حافظ شہباز صاحب کی عنایات و لطف کرم کے واقعات آپ کے اعلیٰ اخلاق' سخاوت رحم دلی' بلند کرداری' شفقت اور نیک سیرت کے عکاس ہیں۔ آپ کی ہمدردیاں سب کے لئے یکساں ہوتی تھیں۔ آپ کے وجود سعید میں وفا' محبت و انس' شفقت اور دلجوئی کا لازوال جذبہ

باقی کالم 2 پر

بقیہ کالم 4

بردباری کے پیکر اور مجسم عجز و انکسار تھے۔ آپ کے پاس دور و نزدیک سے جو بھی لوگ آتے آپ انہیں دعوت فکر دیتے کہ غور کرو۔

حضرت مولوی کرمداد صاحب پہلے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال حضرت قاضی عبدالرحمان صاحب دوسرے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال اور مکرم میجر حبیب اللہ خان صاحب تیسرے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال حضرت حافظ شہباز صاحب کی دل سے عزت و تکریم کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس نعمت کے ہم میں جو اب وارث ہیں صرف اور صرف حافظ شہباز صاحب کے دین مبین کے جذب کرنے اور حضرت بانی سلسلہ کو پہچاننے کی بدولت ہے ہمیشہ حضرت حافظ شہباز صاحب کو دعاؤں میں یاد رکھو اور احمدیت کی خدمت کی توفیق مانگو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کو جنت کا مکین بنائے۔ اور انہیں دین و دنیا کے اجر سے نوازے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

جہاں تک انسانی جسم میں گردوں کا تعلق ہے یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ جب گردے متاثر ہوتے ہیں تو پیشاب کم آتا ہے۔ شوگر یا ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے زیادہ تر گردے متاثر ہوتے ہیں اور جب گردے متاثر ہوں تو ان کا دو طرح سے علاج کیا جاتا ہے۔ یا تو ہر ہفتے دو دفعہ خون بدلا جاتا ہے اور یہ عمل مسلسل کرنا پڑتا ہے۔ مشکل بھی ہے وقت بھی چاہتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ ہر ہفتے دو دفعہ کئی گھنٹے صرف کر کے یہ علاج کروایا جا سکتا ہے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ گردہ تبدیل کر دیا جائے۔ گردہ تبدیل کرنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ کسی خاصے صحت مند شخص کا گردہ حاصل کر کے لگایا جانا چاہئے کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی قریبی رشتہ دار گردہ دے سکے۔ تو وہ زیادہ بہتر ہے جو شخص ایک گردہ دیتا ہے اس کی نارمل زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نارمل زندگی گزارنے کے لئے انسانی جسم میں ایک گردہ ہی کافی ہے۔ اور جس کے گردے خراب ہوتے ہیں اس کا بھی اگر ایک گردہ نیا لگ جائے تو دوسرا گردہ نکالا جا سکتا ہے اور صرف یہی ایک گردہ اسے نارمل زندگی گزارنے میں مدد دے سکتا ہے۔

بعض اوقات یہ عمل بظاہر کامیاب نظر آتا ہے۔ لیکن کچھ دیر کے بعد یہ نیا گردہ کام کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ جسم کے ساتھ اس کی ہم آہنگی نہیں ہوتی۔

اور اگر اس طرح یہ گردہ کام کرنا چھوڑ دے تو پھر انسان موت کے گھاٹ اتر سکتا ہے۔ لیکن بہرحال اگر کسی رشتے دار کا گردہ مل جائے اور وہ کام کرنے لگے تو انسان نارمل زندگی گزار سکتا ہے۔ یہ بات مکرر کہنے کی ضرورت ہے کہ جو شخص اس طرح اپنا گردہ کسی اور کو دیتا ہے اس کی اپنی زندگی پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ وہ بھی نارمل زندگی گزارتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے جسم میں اگر ایک ہی گردہ ہو اور وہ ٹھیک ٹھاک کام کر رہا ہو تو نارمل زندگی گزاری جا سکتی ہے۔ اگر کسی شخص کو اس طرح گردہ بدلوانے کی ضرورت پیش آئے تو ڈاکٹر صاحبان اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں کہ دینے والا یا تو رشتہ دار ہو یا اچھا صحت مند شخص ہو کوئی اسے بیماری لاحق نہ ہو کیونکہ اگر خدانخواستہ اسے بیماری لاحق ہو گی تو اس کا گردہ دوسرے شخص کے کام نہیں آ سکے گا۔

پچھلے دنوں سنا تھا کہ ہندوستان میں گردہ بیچنے کا رواج چل نکلا ہے۔ لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے قرض ادا کرنے کے لئے یا بعض اوقات مکان کی تعمیر کے لئے اپنا گردہ بیچ دیتے ہیں اور جہاں یہ گردہ وصول کیا جاتا ہے وہاں لمبی لمبی قطاریں نظر آتی ہیں جو لوگ اپنا گردہ کسی اور کو دینا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ بھی کہا گیا تھا کہ ان قطاروں میں اکثر منحنی لاغر اور بیمار قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو کسی دوسری طرح کما کر قرض ادا نہیں کر سکتے یا اپنے بچوں کی شادی نہیں کر سکتے۔ وہ گردہ بیچنے کے لئے آگے آ جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی بات کے پیش نظر بعض حلقوں میں یہ بھی سوچا جا رہا تھا کہ گردے فروخت کرنے پر پابندی لگائی جائے لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔ گردہ تبدیل کروانا ایک ضرورت ہے اور جس نے گردہ تبدیل کروانا ہے وہ گھوم پھر کر ہر جگہ ایسے شخص کی تلاش کرے گا جو اسے گردہ دینے کے لئے تیار ہو۔ کیونکہ ایک طرف گردے کی ضرورت ہے اور دوسری طرف روپے کی۔

بہرحال یہ بات چل تو نکلی تھی لیکن اسے کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ گردے بک رہے ہیں اور دھڑا دھڑ بک رہے ہیں۔ یہ ڈاکٹر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ دیکھ بھال کر کے گردہ خریدیں یعنی اپنے مریض کے لئے یہ نہ سمجھیں کہ گردہ جیسا بھی ہو گا ہمیں تو پیوندکاری کی اجرت مل جائے گی۔ یہ انسانیت کے ساتھ ہمدردی نہیں ہے۔

ہماری تاریخ

سوئٹزرلینڈ کے ایک باشندے مسٹر کرٹ ایف فوگل جنہوں نے نائیجیریا میں احمدیت قبول کی تھی۔ جب تین چار سالہ قیام کے بعد واپس سوئٹزرلینڈ واپس جانے لگے تو احمدیہ مشن کانو نے ان کے لئے ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب کی صدارت کانو مشن کے چیئرمین مسٹر ایچ۔ کے۔ اے فنشو نے کی آپ نے مہمان خصوصی کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ یہ ان سفید پرندوں میں سے ایک ہیں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دکھائے گئے تھے۔ مشن کے سیکرٹری مسٹر ایس۔ اے اولا آکی یوڈے نے مسٹر فوگل کے متعلق کہا کہ آپ نے احمدیت میں داخل ہو کر جلد جلد روحانیت میں ترقی کی۔ اس موقعہ پر آپ کو ایک کتاب تحفے کے طور پر دی گئی۔

مسٹر فوگل نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مشن کا شکریہ ادا کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ ان کے لئے دعا کریں کہ وہ اپنی زندگی وقف کر کے بطور داعی الی اللہ دین حق کی بہتر رنگ میں خدمت کر سکیں۔ اس ضمن میں یہ بھی کہا گیا کہ مسٹر فوگل کو سب سے پہلے کلام الٰہی کے جرمن زبان میں ترجمے کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد لیگوس چیف احمدیہ مشنری مغربی افریقہ سے خط و کتابت کر کے کتابیں منگوائیں اور سوال و جواب کے بعد یہ چاہا کہ لیگوس میں جا کر چیف احمدیہ مشنری کے ساتھ کچھ دن گزاریں چنانچہ پندرہ دن کے لئے وہ لیگوس آ گئے اور مشن ہاؤس ہی میں قیام کیا۔ جہاں انہوں نے احمدیہ مشن کی تمام کارگزاری کو نہایت قریب سے دیکھا اور اس کے بعد واپس کانو جا کر انہوں نے اپنی ملازمت کے عرصے کے اختتام پر سوئٹزرلینڈ جانے کی تیاری کی۔

سوئٹزرلینڈ جانے کے بعد مسٹر فوگل نے چیف احمدیہ مشنری سے خط و کتابت جاری رکھی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ دعا کریں کہ ان کی بیوی ان کے وقف زندگی میں حائل نہ ہو اور وہ احسن طریق پر کام کر سکیں۔ احمدیت میں داخل

فضیلت جہاں بیگم

محترم چوہدری عبدالسلام خاں صاحب کاٹھگڑھی

خاکسار کے والد صاحب چوہدری عبدالسلام صاحب کی وفات 1931ء میں ہوئی تھی میں اس وقت پانچویں جماعت میں پڑھتی تھی میرے بڑے بھائی صاحب چوہدری عبدالرحیم خاں آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ نے اخبار الحکم میں 4 قسطوں میں ان کے حالات شائع کروائے تھے اب میں کچھ ان میں سے اور کچھ جو واقعات میرے علم میں آئے تھے مختصر تحریر کر رہی ہوں حضرت والد صاحب کی پیدائش پشاور میں ہوئی تھی کیونکہ ہمارے دادا جان چوہدری محمد حسین خان وہاں ملازمت کرتے تھے۔ پرائمری تک تعلیم انہوں نے پشاور میں ہی حاصل کی تھی پھر دادا جان نے ان کو لاہور گورنمنٹ سکول میں داخل کروا دیا تھا۔ والد صاحب بچپن سے ہی عبادات کے پابند تھے ابھی آپ میٹرک میں پڑھ رہے تھے کہ آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے تشریف لانے کی اطلاع ملی۔ سلسلے کی کتابیں تو پہلے ہی پڑھ رہے تھے جا کر حضرت صاحب سے ملاقات کی۔ پھر کچھ عرصہ بعد قادیان جا کر بیعت کر لی تھی غالباً یہ 1903ء کا واقعہ ہے۔ دادا جان ان دنوں ریٹائر ہو کر کاٹھگڑھ چلے گئے تھے۔ والد صاحب پڑھائی بند کر کے قادیان چلے گئے اور وہاں جا کر عربی‘ حدیث وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی اور کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مطالعہ شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد کاٹھگڑھ گئے تو وہاں دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ پھر آہستہ آہستہ آپ کی دعوت الی اللہ سے ہمارے دادا جان اور خاندان کے سب افراد احمدی ہو گئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد کاٹھگڑھ میں ایک بڑی جماعت قائم ہو گئی تھی آپ قادیان میں کافی عرصہ رہے انجمن کے دفتروں میں ملازمت بھی کی اور حضرت مولوی نور الدین صاحب قدرت ثانیہ کے مظہر اول سے حکمت بھی سیکھتے رہے۔ آپ کو اپنی جماعت کا بڑا فکر رہتا تھا ہمارے علاقہ میں ناخواندگی بہت تھی اس لئے ان کی تربیت کا بڑا فکر رہتا تھا گاؤں میں ایک آریوں کا سکول تھا وہ تو اپنی تعلیم دیتے تھے اور مسلمان لڑکوں سے برا سلوک کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے سوچا کہ ہمارا اپنا سکول ہونا چاہئے تاکہ بچوں کی بہتر تربیت ہو سکے اس کے لئے آپ نے دن رات کوشش کر کے ایک لڑکوں کا سکول اپنی زمین پر بنوایا لڑکیوں کے لئے دادا جان نے اپنا ہی مکان دے دیا تھا۔ لڑکوں کا مڈل تک اور لڑکیوں کا پرائمری تک سکول قائم کیا۔ لوگ بچوں کو سکول نہیں بھیجا کرتے تھے اس کے لئے انہوں نے دن رات کوشش کر کے بچوں کو سکول میں لانا شروع کیا۔ غریب بچوں کو کتابیں بھی اپنے پاس سے دیتے اور فیس بھی معاف کر دیتے تھے شروع میں سب خرچ اپنی گرہ سے کرتے رہے کچھ برسوں کے بعد تو انجمن سے بھی امداد ملنی شروع ہو گئی تھی لڑکیوں کے سکول میں فیس نہیں تھی پھر بھی مائیں بچیوں کو سکول بھیجنے پر رضامند نہیں ہوتی تھیں والد صاحب نے گھر گھر جا کر والدین کو تاکید کی پھر طالبات کو شوق دلانے کے لئے انعام تقسیم کرتے رہتے تھے ایک روز پہلے اعلان کر دیتے تھے کہ کل انعام ملیں گے ضرور آئیں اس طرح آہستہ آہستہ سب لوگوں کو تعلیم کا شوق ہو گیا تھا۔ ایک سکول رات کا بھی قائم کیا تھا جو لوگ دن کو کھیتی باڑی وغیرہ کا کام کیا کرتے تھے ان کو کہا کہ آپ رات کو پڑھ لیا کریں فیس کوئی نہیں لیا کرتے تھے بلکہ کتابیں خود دیا کرتے تھے اور خود پڑھاتے بھی تھے۔ اس طرح رات کے سکول والوں کو مڈل کا امتحان پرائیویٹ دلوا دیا کرتے تھے۔ مڈل پاس کر کے کوئی فوج میں بھرتی ہو جاتا تھا کوئی پٹوار میں ٹریننگ لے کر پٹواری بن جاتا تھا اور آپ کو دعائیں دیتا تھا کہ انہوں نے ہماری زندگی بنا دی۔

گاؤں کے لوگ آپ کی بہت عزت کرتے تھے اور نیکی کی وجہ سے آپ کو مولوی صاحب کہنے لگ گئے تھے ان کی وجہ سے ہمارا خاندان مولویوں کا مشہور ہو گیا تھا۔ جماعت کی تربیت کا بھی بڑا فکر رہتا تھا مرکز سے مربی بلوا کر جلسے کروایا کرتے تھے۔ جب سکول کی عمارت مکمل ہوئی تھی تو والد صاحب نے قادیان حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ میں سے کوئی آ کر ہمارے سکول کا افتتاح کرے سو ان دنوں حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے تشریف لا کر سکول کا افتتاح کیا تھا۔ اسی طرح 1908ء میں ہمارے دادا جان نے ایک دو منزلہ مکان تعمیر کروایا تھا تو پھر والد صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے کسی کو بھجوائیں تاکہ ہمارے مکان کا افتتاح کریں سو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کاٹھگڑھ تشریف لے گئے تھے اور ہمارے مکان کا افتتاح کیا تھا اسی روز والد صاحب نے مکان کی دیوار پر یہ عبارت تحریر کر دی تھی کہ حضرت صاحب نے افتتاح کیا ہے ہم ہر سال جب سفیدی وغیرہ مکان کی کرواتے تو وہ جگہ چھوڑ لیتے تھے تا یادگار رہے اور سب بچے تحریر پڑھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔

آپ کو کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مطالعہ کا بہت شوق تھا ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب ہاتھ میں رہتی تھی۔ آپ جماعت کے امیر تھے آس پاس کے علاقوں میں بھی دعوت الی اللہ کروایا کرتے تھے آپ کی دعوت الی اللہ سے آس پاس کے گاؤں میں بھی جماعتیں قائم ہو گئی تھیں۔ ہمارے گاؤں سے 11 میل کے فاصلہ پر ایک شہر روپڑ ہے آپ وہاں دوستوں کو لے جا کر دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے لوگوں نے اپنی جگہ پر جلسہ نہ کرنے دیا تو آپ بازار میں ہی جلسہ کر لیا کرتے تھے۔

والد صاحب کا روزانہ کا معمول تھا کہ فجر کے بعد بچوں کو عبادت اور کلام الٰہی کا ترجمہ پڑھایا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

لبنان پر اسرائیل گولہ باری

اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے حالیہ الیکشن اس موضوع پر جیتے تھے کہ فلسطینیوں اور عربوں کے ساتھ دوستی اور امن بہت محدود پیمانے پر ہی رکھا جائے۔ ان کی جیت کو سابق حکمران لیبر پارٹی کے آنجہانی وزیر اعظم مسٹر رابن کی امن پالیسی کی ناکامی سے تعبیر کیا گیا۔

اس پس منظر میں برسر اقتدار آنے کے بعد مسٹر یاہو نے عربوں اور فلسطینیوں سے مخاصمت اور محاذ آرائی کی پالیسی اپنائی۔ امن مذاکرات سے گریز کیا گیا۔ اور یاسر عرفات سے ملاقات سے بھی کنی کترانا شروع کیا۔

اس ضمن میں حال ہی میں اسرائیل نے جو کارروائی کی ہے وہ یہ ہے کہ اسرائیلی توپ خانے نے گذشتہ روز جنوبی لبنان میں بندرگاہ طائر کے مشرق میں متعدد دیہاتوں پر گولہ باری کی۔ گولہ باری کی وجہ سے درجنوں سویلین زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں 4 عورتیں بھی شامل ہیں۔

لبنان کی ایران نواز شیعہ حزب اللہ جماعت نے اسرائیلی گولہ باری کو سیز فائر سمجھوتے کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ تاہم اسرائیل کے فوجی افسروں کا کہنا ہے کہ ہم گولہ باری میں حق بجانب ہیں کیونکہ حزب اللہ مجاہدین ان دیہاتوں کی آڑ میں اسرائیلی فوج پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

ادھر مصر کے صدر حسنی مبارک اور اسرائیلی کے صدر ویزمین کی ملاقات میں مصری صدر نے واضح کر دیا ہے کہ اگر اسرائیل نے محاذ آرائی کی پالیسی ترک نہ کی تو مصر اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرے گا۔

اردن کے شاہ حسین نے گذشتہ دنوں خود مختار فلسطینی علاقے کے شہر اریحا میں مسٹر یاسر عرفات سے ملاقات کی۔ خیال ہے کہ وہ مسٹر یاسر عرفات کی اسرائیلی وزیر اعظم سے ملاقات کا انتظام کریں گے۔

OOO

جنوبی افریقہ کی آزاد پالیسی

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا اپنے ملک کو ایک آزاد خارجہ پالیسی دے رہے ہیں۔ اس کا اظہار اس وقت ہوا جب جنوبی افریقہ نے ایران کے ساتھ تجارت شروع کی۔ ایران کے صدر نے جنوبی افریقہ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر امریکہ نے جنوبی افریقہ کو ایران سے تعلقات بڑھانے سے منع کیا تو مسٹر نیلسن منڈیلا نے انکار کر دیا۔

عالمی صورت حال میں ایک اور اہم معاملہ میں جنوبی افریقہ اور امریکہ کے درمیان ٹھن گئی ہے۔ اس سال کے آخر تک اقوام متحدہ کے موجودہ سیکرٹری جنرل مصری عیسائی مسٹر بطروس غالی کے عہدہ کی مدت ختم ہو رہی ہے۔ امریکہ بطروس غالی کی مخالفت کر رہا ہے۔ لیکن جنوبی افریقہ اس معاملے میں بھی امریکہ کا ساتھ دینے پر آمادہ نہیں ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر اس معاملے میں جنوبی افریقہ کو مسٹر بطروس غالی کی حمایت سے باز رکھنے کے لئے جنوبی افریقہ پہنچے۔ گذشتہ روز انہوں نے صدر منڈیلا سے پون گھنٹے تک ملاقات کی۔ لیکن اس ملاقات میں اہم مسائل پر دونوں لیڈروں میں اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ ملاقات میں صدر منڈیلا نے کہا کہ وہ بطروس غالی کو دوبارہ اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل بنانے کے حامی ہیں امریکہ کے وزیر خارجہ نے مسٹر منڈیلا کو یہ تجویز پیش کی کہ براعظم افریقہ میں بحرانوں سے نبٹنے کے لئے امریکہ کے زیر اہتمام ایک ٹاسک فورس تشکیل دی جائے۔

OOO

نوبل امن انعام

نوبل امن انعام اس سال انڈونیشیا کے زیر قبضہ ایک جزیرے ایسٹ تیمور میں دو جمہوریت نواز کارکنوں کو دیا گیا ہے۔ ان دونوں نے اپنے علاقے میں جمہوریت اور انسان حقوق کے حوالے سے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں انڈونیشیا نے اس بین الاقوامی اہمیت کے واقعہ اور فیصلہ سنانے والوں پر کڑی تنقید کی ہے۔

کئی سالوں سے امن کا نوبل انعام سیاسی فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔ ماضی میں برما کی خاتون رہنما، چین کے زیر قبضہ سیاسی جدوجہد کرنے والے دلائی لامہ کو نوبل امن دیئے گئے۔ ان میں سے کئی فیصلے مشکوک بھی سمجھے گئے۔

OOO

ترک وزیر اعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد

ترکی کے وزیر اعظم مسٹر نجم الدین اربکان نے لیبیا کا دورہ کیا تو امریکہ کی طرف سے اس کی سخت مخالفت کی گئی لیکن اس کے باوجود مسٹر اربکان لیبیا گئے۔ لیکن وہاں جاکر مسٹر اربکان کو حیرت کے سامنا اس وقت کرنا پڑا جب لیبیا کے صدر قذافی نے کردوں کے معاملے پر ترک حکومت پر تنقید کی۔ ترکی میں جس قدر کرد آباد ہیں ان کے خلاف ترکی کا رویہ ہمیشہ جارحانہ رہا ہے۔ صدر قذافی نے مسٹر اربکان کی موجودگی میں اس پالیسی پر تنقید کی۔ اس پر ترکی کے اندر اور باہر مسٹر اربکان پر سخت تنقید ہوئی۔ حزب اختلاف کی پارٹی نے فوراً تحریک عدم اعتماد پیش کر دی۔ اس دوران مسٹر اربکان نے ایک پریس کانفرنس کر کے اس دورہ کے منفی اثرات کو زائل کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ صدر قذافی نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ ان کی باتوں کو غلط مطلب سمجھا جا رہا ہے۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ 5

کرتے تھے بیت میں عبادت باجماعت کا شوق دلانے کے لئے مٹھائی بھی تقسیم کیا کرتے تھے ایک روز پہلے اعلان کر دیتے تھے کہ کل بیت میں مٹھائی تقسیم ہو گی دوست بچوں کو بھی ساتھ لائیں اس طرح باجماعت عبادت کا شوق پیدا ہو گیا تھا فجر کے بعد آپ پیدل ہی آس پاس کے گاؤں میں جا کر لوگوں کو بچوں کو سکول بھیجنے پر آمادہ کرتے اور دعوت الی اللہ بھی کرتے۔ ایک دواخانہ بھی کھولا ہوا تھا واپس آکر مریضوں کو دوائی دیتے جو مفت ہوتی تھی اور مریض پہلے ہی جمع ہو جاتے تھے پھر سکول میں پڑھاتے بھی تھے اور اس کا معاوضہ کچھ بھی نہیں لیتے تھے۔

ایک دفعہ والد صاحب قادیان گئے حضرت مولوی نور الدین صاحب قدرت ثانیہ کے مظہر اول نے آپ سے پوچھا کہ چوہدری صاحب آپ نے حکمت پڑھی تھی کیا آپ کو کچھ فائدہ ہوا تو فرمایا پیسے تو کسی سے نہیں لیتا البتہ مریض جاتے ہوئے کہہ جاتے ہیں کہ آپ کے بچے جئیں تو حضرت صاحب ہنس کر فرمانے لگے کہ واہ واہ یہ تو بہت اچھی دعا ہے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے شیدائی تھے اکثر ان کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر کرتے رہتے تھے۔ اس کا ثبوت تو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اس طرح دیا کہ میں ایک دفعہ بمعہ بیگم میر مشتاق صاحب ڈیوس روڈ لاہور ان کی ملاقات کے لئے گئی تو فرمانے لگیں کہ اپنا تعارف کروائیں میں نے عرض کیا کہ آپا جان میں حلقہ راجگڑھ کی سیکرٹری مال ہوں تو فرمانے لگیں اس طرح نہیں تم پیچھے سے کہاں کی ہو یہ بتاؤ میں نے عرض کیا کہ میں چوہدری عبد السلام صاحب کاٹھگڑھی کی بیٹی ہوں یہ سن کر آپ بہت خوش ہوئیں فرمانے لگیں تم تو بہت مخلص باپ کی بیٹی ہو میں تو ان کو جانتی ہوں ان کے خط اکثر حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں آتے رہتے تھے میں پاس بیٹھ کر پڑھا کرتی تھی ان کی تحریر بہت اچھی تھی مجھے تو ان کی شکل بھی یاد ہے۔ میں نے کہا آپا جان ہمارے لئے دعا کریں تو فرمانے لگیں میں تو آپ لوگوں کے لئے ہر روز دعا کرتی ہوں وہ اس طرح کہ پہلے میں اپنے لئے پھر اپنے خاندان کے لئے پھر رفقاء کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے ان میں تم بھی آجاتی ہو میں بہت خوش ہوئی اور شکریہ ادا کیا۔

حضرت والد صاحب کی تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ خاکسار کو 32 سال لجنہ اماء اللہ حلقہ راجگڑھ لاہور میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ شروع میں 20 سال سیکرٹری مال کا کام کیا پھر 1975ء سے 12 سال صدر حلقہ رہی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ اس نے ہمت عطا کی اب خاکسار کی صحت خراب رہتی ہے بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت والی زندگی دے۔ ایک ان کا پوتا عبد المغنی خان زاہد مربی سلسلہ ہے جو چوہدری عبد المومن خاں کا اکلوتا بیٹا ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیز کو خدمت سلسلہ کی احسن طور پر بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔

ہمارے گاؤں سے قادیان سو میل کے فاصلے پر ہے۔ گاؤں سے 14 میل کے فاصلے پر نواں شہر سے گاڑی جاتی تھی اور جالندھر اور امرتسر سے پھر بدلنی پڑتی تھی والد صاحب جب جلسہ سالانہ پر قادیان جاتے تو ایک کھلے منہ کا برتن اور چائے کا سامان لے جاتے جہاں گاڑی تبدیل کرنی ہوتی وہاں پلیٹ فارم پر بیٹھ کر ہی چائے پکاتے اور سب دوستوں کو پلاتے پھر قادیان سے واپس پر لنگر خانہ سے بہت سی روٹیاں اور دال لے آتے اور لوگوں کو تقسیم کرتے اپنے لئے کچھ نہ رکھتے خود خرید کر روٹی کھاتے خدمت خلق کا بہت شوق تھا ہر ایک سے محبت سے پیش آتے اور غریبوں کی مدد کرتے رہتے تھے۔ آخر ستمبر کے شروع میں پاؤں میں کانٹا لگا جو جان لیوا ثابت ہوا اور 20 روز کے بعد 19۔ اکتوبر 1931ء کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ دوسرے روز ان کی میت قادیان لے جاکر بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی تھی قادیان سے بہت سے دوستوں نے آپ کی تعزیت کا اعلان اخبار میں شائع کروایا تھا مولوی ابو العطاء صاحب ان دنوں فلسطین میں تھے وہاں سے انہوں نے بہت افسوس کا خط لکھا تھا حضرت سید زین العابدین صاحب نے قادیان سے تعزیت کا خط لکھا چونکہ والد صاحب مہتمم دعوت الی اللہ تھے وفات سے چند روز پہلے قادیان خط لکھا کہ میں بیمار ہوں مجھے تین ماہ کی رخصت دی جائے خط پہنچنے کے چند روز بعد آپ فوت ہو گئے تھے آپ کے منصوبے تو بہت تھے لیکن عمر نے وفا نہ کی صرف 48 سال عمر پائی سب احمدی اور غیر از جماعت آپ کی تعریف کیا کرتے تھے کوئی جماعت کا کام ہو تا دوستوں کو لے جاکر افسروں سے ملتے اور کام کرواتے ہنس ہنس کر بتایا کرتے تھے کہ میرے تو کپڑے بھی سادے ہوتے ہیں پھر بھی افسر مجھے کرسی دے دیتے ہیں اور عزت سے پیش آتے ہیں۔ والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھی کہ مولوی صاحب آپ گھر کا کوئی کام نہیں کرتے اب تو بچے بھی جوان ہو گئے ہیں اس طرف بھی توجہ دیں تو کہنے لگے کہ میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کام کر رہا ہوں میرے کام خدا تعالیٰ خود ہی کر دے گا سو ایسا ہی ہوا خدا تعالیٰ نے ہی سب کام کر دیئے۔ احباب دعا کریں کہ میرے والدین اور بھائیوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

بقیہ صفحہ 5

ہونے کے بعد ان کا نام عبد الرشید رکھا گیا تھا۔

اوپر جو رپورٹ درج کی گئی ہے وہ اخبار ٹروتھ کے چھ جون 1958ء کے شمارے میں شائع ہوئی تھی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں
میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرے ہم ہمیشہ اس کی طرف نہایت اخلاص کے ساتھ جھکیں ہم اس کے فضلوں کے وارث اور اس کی رضا پر چلنے والے ہوں ہم اس کے ہو جائیں اور وہ ہمارا ہو جائے اٹھیں بھی تو دین حق کے ساتھ اور مریں بھی تو اسی یقین اور وثوق کے ساتھ کہ دین حق ہی سچا مذہب ہے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

اتوار 20-اکتوبر 1996ء

12-00	(رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00	تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-30	دین حق کی تاریخ سے ایک ورق-از بی-اے-رفیق صاحب-فتح مبین-
2-00	بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
3-00	چینی زبان سیکھیے-
3-30	حکایات شیریں (نیا)-
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30	چلڈرنز کارنر ورائٹی پروگرام- کوئز نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ-
5-00	لقاء مع العرب-
6-00	ہمارے دوستوں سے ملئے-
7-00	(صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00	چینی زبان سیکھیے-
8-30	حکایات شیریں-
9-00	بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)-
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام- کوئز نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ-
11-00	سندھی پروگرام-
12-00	(دوپہر) تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
12-30	دین حق کی تاریخ سے ایک ورق- فتح مبین-از بی-اے-رفیق صاحب-
1-00	لقاء مع العرب-
2-00	بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام-
3-00	(سہ پہر) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-(دوبارہ)-
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30	چینی زبان سیکھیے-
5-00	محفل سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- جرمنی- (-) اصول کی فلاسفی کے سو سال گزرنے پر-
6-30	(شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
7-30	اراؤنڈ دی گلوب- ابو دہابی پر ڈاکو منٹری-
8-00	لقاء مع العرب-
9-00	البانین پروگرام- محفل سوال و جواب البانین اور یورپین احباب کے ساتھ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر بیت بازی- ناصرات الاحمدیہ پاکستان-

درخواست دعا

○ مکرمہ ثوبیہ ہما صاحبہ سابق ٹیچر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ربوہ فالج کے دوبارہ حملہ کی وجہ سے بے ہوش ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر ایم۔ ظفر صاحب کلیم (ایم۔بی۔بی۔ایس) کوٹلی شہر۔ آزاد کشمیر کو اچانک دل کا دورہ پڑا ہے۔ اور وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کوٹلی میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

کامیابی

○ عزیز شعیب عمر ولد چوہدری ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے امسال گوجرانوالہ بورڈ سے F.s.c فرسٹ ایئر کے امتحان میں شعبہ میڈیکل میں 550 میں سے 415 نمبر لے کر تحصیل ڈسکہ بھر سے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

ولادت

○ مکرم قمر احمد کھوکھر صاحب ابن مکرم ناصر احمد کھوکھر صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے 7۔ ستمبر 96ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو مکرم چوہدری عبدالرحمٰن سنوری صاحب آف چنیوٹ کا نواسا ہے حضرت صاحب نے بچے کا نام عمر رضا عطا فرمایا ہے۔ بچے کی درازی عمر اور نیک ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ حنیفاں بی بی صاحبہ بعمر 50 سال اہلیہ مکرم رانا محمد یعقوب صاحب ساکن چک نمبر ج-ب/60 شہباز پور فیصل آباد حال مقیم کولون جرمنی میں مورخہ 96-9-20 کو وفات پا گئیں۔ ان کا جسد خاکی مورخہ 96-9-26 کو پاکستان لایا گیا اور بعد از ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا بعد ازاں قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم راجہ منیر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کرائی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

عہدیداران کی خصوصی توجہ کیلئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا۔ نصف۔ تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول)

تعلیمی و تفریحی پروگرام دارالنصر شرقی ربوہ

○ مورخہ 12۔ اکتوبر 96ء کو دارالنصر شرقی ربوہ کے واقفین نو کا ایک تعلیمی اور تفریحی پروگرام دریائے چناب کے کنارے منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز کلام الٰہی سے کیا گیا جو عزیز سعید عقیل نے پڑھا۔ اس کے بعد بچوں اور بچیوں نے نظم خوانی، تقاریر اور سوال و جواب کے پروگراموں میں شمولیت کی علاوہ ازیں بعض دیگر دلچسپ پروگرام بھی کئے گئے جن میں بچوں نے بڑے شوق و ذوق کے ساتھ حصہ لیا اور اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ متفرق پروگراموں میں کاشف شہزاد، حنا، ہدیٰ، نائیلہ بشریٰ، ہمراز احمد عمر، ظہیر احمد شاہد، خدیجہ، عائشہ کرن، ماریہ حلیم اور زین العابدین نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

بچوں کی تفریح کے لئے پکنک کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کے تحت بچوں نے کشتی پر دریا کی سیر کی اور دیگر کھیلوں اور ریفرشمنٹ وغیرہ کے پروگراموں سے خوب لطف اٹھایا۔ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نے وکالت وقف نو کی طرف سے اس پروگرام میں شرکت کی۔ پروگرام کی MTA کے لئے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔ مکرم عبدالحمید شاہ صاحب (سیکرٹری وقف نو) اور مکرمہ منصورہ صدف صاحبہ (ٹیچر واقفین نو) نے اس پروگرام کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 1

انسانوں میں مدارج ہیں بعینہٖ چیونٹیوں میں بھی ہوتے ہیں۔ بادشاہ، چوکیدار، معلم، غریبوں مسکینوں کو کھانا بہم پہنچانے والے وغیرہ وغیرہ۔

پس بعض انسان ایسے بھی ہیں جن کا انتظام ان چیونٹیوں سے کم رہتا ہے۔ مگر چند مثالوں کو نظر انداز کر کے جانور اور انسان میں یہی فرق ہے۔ انسان کی طاقت اجتماعی حیوانات سے بالعموم بڑھ کر ہوتی ہے۔ جسمانیت کے لحاظ سے یہ فرق ہے۔ روحانیت میں فرق بین ہے۔ یہ قوت اجتماعی دار و مدار انسان کی ترقی کا ہے۔ اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔

(از خطبہ 15-اپریل 1921ء)

بقیہ صفحہ 3

ناممکن تھا۔ حضرت صاحب لاہور میں تھے آپ نے میر محمد احمد صاحب کو ہوائی جہاز کے ذریعہ قادیان بھیجا۔ قادیان پیغام بھیجنے کی اور کوئی صورت نہیں تھی۔ ہر ذریعہ پاکستان سے بالکل کٹ چکا تھا اور خط کے ذریعہ یہ پیغام دیا کہ قافلے کی صورت میں احمدی لوگ بالکل نہ نکلیں میں انتظام کر رہا ہوں انتظار کیا جائے (پروگرام کے مطابق ہم سب نے دوسرے دن قافلے کی صورت میں نکلنا تھا) اس کے بعد آپ نے ستر ٹرکوں اور چار بسوں کے ایک کانوائے کا ایک دفعہ اور اتنے ہی کا دوسری دفعہ انتظام کروا کے بھجوایا جس پر قادیان کے اسیر باری باری بحفاظت پاکستان پہنچ گئے۔ یہ انتظام کن مشکلات اور کوششوں سے کیا گیا یہ ایک الگ داستان ہے آپ اس دوران جب تک آخری اسیران لاہور نہیں پہنچ گئے چارپائی پر نہیں سوئے دن رات تضرع اور الحاح سے ان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اگر کانوائے کا انتظام نہ ہوتا تو پتہ نہیں ہمارا کیا حشر ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم انسان پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے جس نے ہماری رستگاری کے لئے اپنی راتوں کی نیند کو حرام کر لیا تھا اور ان مصائب کے دور میں کس طرح وہ انتظامات کئے جو کہ حالات کے اعتبار سے ناممکن تھے۔

میرا مشاہدہ، تجربہ اور یادداشت بہت محدود اور معمولی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے بھائی اور بہنیں ہوں گی جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی زندگی اور واقعات کو ذاتی طور پر جانتے ہوں گے اگر وہ اپنے محسن کے احسانات کو دائرہ تحریر میں لائیں تو یہ چیزیں تاریخ کا حصہ بن جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم آپ کی خواہشات اور ارادوں کی تکمیل کرنے والے بنیں۔

آپ نے اپنی حکمت عملی سے جو پودے دنیا کے ہر حصے میں لگائے تھے وہ اب تناور درخت بن چکے ہیں۔ آپ نے ان کے لئے جو داعیان الی اللہ منتخب کئے تھے وہ بھی بے لوث خدمت کرنے والے ایثار و قربانی کے جذبات سے سرشار علوم کا خزانہ ہوا کرتے تھے۔ اس سے بھی آپ کی ذہانت کا ثبوت ملتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت و تائید کی اب بھی کرے اور احمدیت کے شجرہ طیبہ کی خود آبیاری فرماتا رہے۔ آمین

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق
دکان نمبر 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 19- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ سندھ حکومت نے محکمانہ تحقیقات کے بعد یہ قرار دیا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کی موت کی ذمہ دار پولیس ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے ایس ایس پی ساؤتھ واجد درانی نے حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ اسے معطل کر کے محکمانہ تحقیقاتی رپورٹ وفاقی حکومت کو بھیج دی گئی۔ واجد درانی نے پولیس فورس بشمول اے ایس پی صدر کو آپریشن کی تفصیلات سے آگاہ نہ کیا۔ وہ خود تلوار چوک پر موجود تھے لیکن سارا کام ناتجربہ کار اے ایس پی شاہد حیات پر چھوڑ دیا۔ درانی کو علم تھا کہ کلفٹن روڈ پر مسلسل فائرنگ ہو رہی ہے۔ اس کے باوجود جائے وقوعہ پر پہنچنے کی سنجیدہ کوشش کی نہ ہی صورت حال کو نارمل بنایا۔ اس کے علاوہ انکوائری کے دوران حقائق چھپائے۔ رپورٹ میں اگرچہ سانحہ کلفٹن پولیس کی ناقص منصوبہ بندی کا شاخسانہ قرار دیا گیا۔ تاہم یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ تمام ہلاکتیں پولیس اور مرتضیٰ کے محافظوں میں فائرنگ کا نتیجہ ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے پنجاب کے معاملات پر غور کرنے کے لئے پارلیمانی پارٹی کا اجلاس بلا لیا۔ اجلاس 23۔ اکتوبر کو ہو گا وزیر اعظم نے پی پی کے ارکان اسمبلی سے ملاقاتیں شروع کر دی ہیں۔

○ سابق وزیر پٹرولیم اسد محمد خان نے کہا ہے کہ زرعی ٹیکس سے سالانہ ایک کھرب روپے کی آمدنی ہو گی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ لاہور آکر پارٹی ڈسپلن کے بارے میں مسٹر ریاض فتیانہ سے وضاحت طلب کریں گے۔

○ مسٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ ظلم یہ ہے کہ بے رحم لوگ مرتضیٰ کے قتل کا ذمہ دار مجھے قرار دے رہے ہیں۔ میرا قصور صرف یہ ہے کہ وزیر اعظم کا شوہر ہوں۔ اپوزیشن کے الزامات سے ڈر کر سیاست یا ملک نہیں چھوڑ سکتا۔

○ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ میں اپنے اس بیان پر قائم ہوں کہ صدر نے کہا تھا کہ اسمبلیاں توڑنا مسائل کا حل نہیں انہوں نے کہا کہ طالبان کی حکومت کو فوراً تسلیم کر لیا جائے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ نفاذ شریعت سے پہلے ہمیں خود اپنے اندر اسلام لانا ہو گا۔ اقتدار میں آکر سب سے پہلے اسلام نافذ کریں گے۔ خدا ہمارا امتحان لے رہا ہے اور ہمیں اس میں پورا اترنا ہے۔ مسٹر نواز شریف نے یہ باتیں اہل حدیث کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پاکستان کی طرف سے متبادل قرارداد مسترد کر دی ہے جس میں افغانستان کو ہتھیاروں کی فراہمی روکنے کو کہا گیا ہے۔ اب جنگ بندی پر بحث جاری ہے۔

○ عمران خان نے قاضی حسین احمد کے 27۔ اکتوبر کے اسلام آباد دھرنے کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر اور نواز شریف کرپٹ سسٹم کو بچانا چاہتے ہیں۔ عوام تیسری قوت کے منتظر ہیں عمران نے کہا کہ اگر میں تحریک انصاف میں شمولیت کے خواہاں لیگیوں کو تنظیم میں شامل کر لیتا تو مسلم لیگ ختم ہو جاتی۔

○ امریکہ نے سلامتی کونسل میں افغانستان کے بارے میں ہونے والی بحث میں کابل کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے کی حمایت کر دی ہے امریکہ کے محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ بین الاقوامی امن فوج کی تجاویز قبل از وقت ہیں۔

○ سعودی عرب کی روحانی شخصیت صوفی نذیر نے بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کے درمیان رابطے شروع کر دیئے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے صدر مملکت کے خط کے جواب میں کہا ہے کہ آئندہ تقرریوں اور تبادلوں میں مداخلت نہیں ہو گی۔ صدر نے اپنے خط میں وزیر اعظم کو لکھا تھا کہ "تبادلوں میں سیاسی مداخلت کو روکیں" وزیر اعظم نے جواباً لکھا ہے کہ ملازمتوں میں سیاسی اثر رسوخ کو جرم قرار دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ارکان اسمبلی کو بینکوں ایف آئی اے کسٹمز نار کوٹکس کے معاملات میں مداخلت سے باز رہنے کی ہدایت کر چکی ہوں۔

○ صدر نے وزیر اعظم کے نام اپنے دوسرے خط میں کہا ہے کہ سرکاری افسروں کے لئے اثاثوں کا سالانہ اعلان کرنا لازمی ہے۔ حکومت بتائے کہ اس رول پر تین سال کے دوران کس حد تک عمل ہوا۔ مزید براں جو نوکریاں پبلک سروس کمیشن کے تحت ملنی چاہئیں وہ اسی طریقے سے دی جائیں اس کے جواب میں وزیر اعظم نے لکھا ہے کہ وفاقی سیکرٹریوں کے اثاثوں کی چھان بین پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے۔ حکومت چند دنوں میں صدر فارق لغاری کے نام شکریہ کا خط بھیج دے گی۔

○ وزیر سرمایہ کاری مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن سے جلد انتخابات کے موضوع پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر نہ تو ناراض ہیں نہ سسٹم کے خلاف ہیں۔ تاہم اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اسمبلی توڑنے کی بات نہیں کی۔ وہ تو کئی بار آٹھویں ترمیم ختم کرنے کا کہہ چکے ہیں۔

○ صدر مملکت ازبکستان کے دورہ پر تاشقند پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ان کے ہمراہ وزیر پٹرولیم اور سیکرٹری خارجہ بھی ہیں۔

○ مسٹر آصف زرداری کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے ایک قریبی ساتھی کو ہمراہ لے کر اچانک بغیر کسی پروگرام کے لندن چلے گئے ہیں ان کی روانگی کو آخری وقت تک پوشیدہ رکھا گیا۔

○ وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور مخدوم شاہ محمود قریشی نے بتایا ہے کہ حکومت احتساب کا بل 20۔ اکتوبر کو قومی اسمبلی میں پیش کر دے گی۔ ہماری خواہش ہے کہ احتساب کے حوالے سے بل کا ڈرافٹ متفقہ طور پر منظور کیا جائے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے ارکان کو مبارکباد دی ہے کہ گزشتہ 11 سال میں پہلی بار کوئی اسمبلی چوتھے سال میں داخل ہوئی ہے۔

○ بھارتی حکام نے مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو صاف جواب دے دیا ہے کہ ان کے مطالبے کے مطابق کشمیر کو خودمختاری نہیں دی جا سکتی۔

○ پاپ سٹار مائیکل جیکسن یکم نومبر کو ہندوستان مین ایک شو کریں گے جس کی آمدنی ہندو انتہا پسند تنظیم شیو سینا کو ملے گی۔

○ جماعت اسلامی پارلیمنٹ کے سامنے 3 دن دھرنا دے گی جگہ بدلنے کی حکومتی پیشکش مسترد کر دی گئی۔ دھرنا 27 سے 29۔ اکتوبر تک دیا جائے گا۔ اور بے نظیر حکومت کے خاتمے پر ہی ختم کیا جائے گا۔

○ آئی ایم ایف سے مذاکرات کی ناکامی کے بعد منی بجٹ کسی بھی وقت متوقع ہے۔ دفاعی بجٹ میں 30 فیصد کمی کی جائے گی۔ ہر چیز پر سیلز ٹیکس لگے گا۔ زرعی ٹیکس لگے گا۔ حکومت آئی ایم ایف کی تمام شرطیں پوری کرنے پر تیار ہو گئی ہے بی بی سی نے کہا ہے کہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ دوسرے جائزے کے بعد بھی قسط جاری ہو جائے گی۔ پیکیج بڑا مشکل ہے جو کسی بھی حکومت کے لئے سیاسی طور پر ناقابل عمل ہے۔ منی بجٹ آنے کی صورت میں ٹیلی فون، گیس، تیل، اور بجلی کے نرخوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

○ گندم کی قیمت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ فلور ملز ایسوسی ایشن نے الزام لگایا ہے کہ ایک طرف حکومت فلور ملوں پر آٹا سستا کرنے پر دباؤ ڈال رہی ہے دوسری طرف گندم کی قیمت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ صدر لغاری نے اسمبلیاں نہ توڑیں تو عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکیں گے۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو نے پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف سے طویل ملاقات کی مذاکرات میں مشترکہ جدوجہد پر اتفاق رائے کیا گیا۔

○ وزیر سرمایہ کاری مسٹر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ خطرے کی گھنٹیاں مدھم ہو گئی ہیں۔ صدر کے مشورے جمہوریت کا حصہ ہیں۔ بھائی لغاری کے مشوروں پر عمل کریں گے۔ وہ ہمارے دوست ہیں۔ حکومت اور ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ حکومت پانچ سال پورے کرے گی۔

○ اٹارنی جنرل قاضی جمیل نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ صدر نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ وہ صدر کی طرف سے دائر کردہ ریفرنسوں میں صدر کے وکیل مسٹر شاہد حامد کی تقرری سے نالاں تھے۔ صدر مملکت نے سید اقبال حیدر کو اٹارنی جنرل مقرر کر دیا ہے۔ وہ وزیر انسانی حقوق کے عہدے پر کام کر رہے تھے۔

○ افغانستان میں طالبان اور عبدالرشید دوستم کے درمیان وسیع البنیاد حکومت کے لئے مشترکہ کمیشن کے قیام پر اتفاق رائے حاصل کر لیا گیا ہے۔ یہ مذاکرات مسٹر نصیر اللہ خان بابر اور شیعہ لیڈر کریم خلیلی کی موجودگی میں ہوئے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4-30 تا 30-8 شام

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لاویں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
محمود جیولرز ربوہ
فون: دکان: 212381 گھر: 212131
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534